This question paper contains 4+2 printed pages]

Your Roll No.......................

6428

B.A. (Hons.)/II **E**

URDU—Paper III(*a*)

(Special Study of a Poet : Ghalib)

Time : 3 *Hours* *Maximum Marks* : 75

(*Write your Roll No. on the top immediately on receipt of this question paper.*)

نوٹ : پانچ سوالوں کے جواب دیجیے۔ سوال نمبر ۸ اور ۹ لازمی ہیں۔

تمام سوالوں کے نمبر مساوی ہیں۔

۱۔ کیا غالب اردو کے عظیم شاعر ہیں؟ بحث کیجیے۔

۲۔ ''غالب کی شاعری پہلے عقل کو متاثر کرتی ہے اور پھر دل کو۔''

اس قول کی وضاحت کیجیے۔

P.T.O.

۳۔ غالب کی شاعری میں تصوف کے عناصر کی نشاندہی کیجئے۔

۴۔ غالب کی شاعری میں فلسفیانہ عناصر کی نشاندہی کیجئے۔

۵۔ غالب کے قصائد کی انفرادیت بیان کیجئے۔

۶۔ غالب کی شاعری میں ان کے عہد کی سیاسی و سماجی حالت کی نشاندہی کیجئے۔

۷۔ غالب کی شاعرانہ عظمت بیان کیجئے۔

۸۔ درج ذیل اقتباسات میں سے کسی ایک کی تشریح کیجئے:

(الف)

کوئی دن، گر زندگانی اور ہے
اپنے جی میں ہم نے ٹھانی اور ہے
آتشِ دوزخ میں، یہ گرمی، کہاں
سوزِ غمہائے نہانی اور ہے

بار ہا دیکھی ہیں، ان کی رنجشیں

پر کچھ اب کے سرگرانی اور ہے

دے کے خط، منھ دیکھتا ہے نامہ بر

کچھ تو پیغامِ زبانی اور ہے

قاطعِ اعمار ہیں اکثر نجوم

وہ بلائے آسمانی اور ہے

ہو چکیں، غالبؔ! بلائیں سب تمام

اک مرگِ ناگہانی اور ہے

(ب)

داغِ دل گر نظر نہیں آتا

بو بھی اے چارہ گر نہیں آتی

ہم وہاں ہیں، جہاں سے ہم کو بھی
کچھ ہماری خبر نہیں آتی
مرتے ہیں آرزو میں مرنے کی
موت آتی ہے پر نہیں آتی
کعبے کس منہ سے جاؤں گے غالبؔ!
شرم تم کو مگر نہیں آتی!

۹۔ درج ذیل اقتباسات میں سے کسی ایک کی تشریح مع سیاق و سباق کیجیے:

(الف)

ایک میں کیا، کہ سب نے جان لیا
تیرا آغاز اور ترا انجام
رازِ دل مجھ سے کیوں چھپاتا ہے
مجھ کو سمجھا ہے کیا کہیں نمام؟

جانتا ہوں کہ، آج دنیا میں

ایک ہی ہے اُمید گاہِ انام

میں نے مانا کہ تو ہے حلقہ بگوش

غالب اس کا مگر نہیں ہے غلام؟

جانتا ہوں کہ، جانتا ہے تو

تب کہا ہے بطرزِ استفہام

مہر تاباں کو ہو تو ہو، اے ماہ

قربِ ہر روزہ بر سبیلِ دوام

(ب)

لافِ دانش غلط و نفعِ عبادت معلوم!

دُردِ یک ساغرِ غفلت ہے، چہ دنیا و چہ دیں

مثلِ مضمونِ وفا، باد بہ دست، تسلیم

صورتِ نقشِ قدم، خاک بہ فرقِ تمکیں

عشق، بے ربطیِ شیرازۂ اجزائے حواس

وصل، زنگارِ رخِ آئینۂ حسنِ یقیں

کوہکن، گرسنہ مزدورِ طرب گاہِ رقیب

بے ستوں آئینۂ خوابِ گرانِ شیریں

کس نے دیکھا، نفسِ اہلِ وفا آتش خیز؟

کس نے پایا، اثرِ نالۂ دلہائے حزیں؟